© rasailojaraid.com

ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۂ آل عمران (مسلسل)

آیت ۱۴

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾

ش ھ و

شَهَا (ن) شَهْوَةً : دل میں کسی چیز کو حاصل کرنے کی طلب پیدا ہونا' آرزو کرنا' خواہش کرنا' چاہنا۔

شَهْوَةٌ ج شَهَوٰتٌ (اسم ذات بھی ہے) : آرزو' خواہش' چاہت۔ ﴿اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً﴾ (الاعراف:۸۱) ''بے شک تم لوگ آتے ہو مردوں کے پاس خواہش کرتے ہوئے۔''

اِشْتَهٰى (افتعال) اِشْتِهَاءً : اہتمام سے خواہش کرنا' چاہنا۔ ﴿وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ﴾ (حٰم السجدۃ:۳۱) ''اور تمہارے لیے ہے اس میں وہ' جو تمہارا جی چاہے گا۔''

© rasailojaraid.com

ق ن ط ر

قَنْطَرَ (رباعی) قَنْطَرَةً: کوئی چیز بہت زیادہ مقدار میں جمع کرنا۔

مُقَنْطَرَةٌ (اسم المفعول): جمع کیا ہوا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

قِنْطَارٌ ج قَنَاطِيْرُ: ایک وزن کا نام ہے جس کی مقدار بدلتی رہتی ہے۔ اصطلاحاً کسی چیز کے ڈھیر کے لیے آتا ہے۔ ﴿اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ﴾ (آل عمران:۷۵) ''اگر تو بھروسہ کرے اس پر کسی ڈھیر کے بارے میں تو وہ لوٹا دے گا اس کو تیری طرف۔''

ف ض ض

فَضَّ (ن) فَضًّا: کسی چیز کو توڑ کر منتشر کرنا۔

فِضَّةٌ (اسم ذات): (۱) ایسی زمین جہاں پتھر ایک دوسرے پر بکھرے ہوں۔ (۲) چاندی۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

اِنْفَضَّ (انفعال) اِنْفِضَاضًا: ٹوٹنا، منتشر ہونا۔ ﴿لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا﴾ (المُنٰفقون:۷) ''تم لوگ خرچ مت کرو ان پر جو اللہ کے رسولؐ کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ لوگ منتشر ہو جائیں۔''

خ ی ل

خَالَ (ف) خَيْلًا: ذہن میں کسی چیز کی تصویر بنانا، تصور کرنا، سمجھنا، خیال کرنا۔

خَيْلٌ (اسم ذات): گھوڑے سوار (کیونکہ وہ خود کو دوسروں سے برتر سمجھتا ہے)۔ پھر گھوڑے اور سوار دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اسم جمع ہے اور اس کی جمع بھی آتی ہے۔ ﴿وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ﴾ (بنی اسراء یل:٦٤) ''اور چڑھا لا ان پر اپنے سواروں کو اور اپنے پیادوں کو۔''

خَيَّلَ (تفعیل) تَخْيِيْلًا: دوسروں کے ذہن میں کوئی تصور قائم کرنا، تصور دینا۔ ﴿فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى﴾ (طٰہٰ) ''پھر جب ان کی رسیوں اور ان کی لاٹھیوں کا تصور دیا گیا اس کو ان کے جادو سے کہ وہ دوڑتی ہیں۔''

اِخْتَالَ (افتعال) اِخْتِيَالًا: خود کو برتر تصور کرنا، تکبر کرنا، اترانا۔

مُخْتَالٌ (اسم الفاعل): اترانے والا۔ ﴿وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ﴾ (الحدید) ''اور اللہ پسند نہیں کرتا کسی بھی اترانے والے فخر کرنے والے کو۔''

com

© rasailojaraid.com

ء و ب

ءَ ا بَ (ن) اَوْبًا : واپس ہونا' لوٹنا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی طرف واپس ہونے اور رجوع کرنے کے لیے آیا ہے۔

اِیَابٌ (اسم فعل) : واپسی۔ ﴿اِنَّ اِلَیْنَاۤ اِیَابَهُمْ ﴾ (الغاشیۃ) "یقیناً ہماری طرف ہی ان کی واپسی ہے۔"

اَوَّابٌ (فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ) : بار بار رجوع کرنے والا۔ ﴿فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ﴾ (بنی اسرائیل) "تو بے شک وہ بار بار رجوع کرنے والوں کے لیے بے انتہا بخشنے والا ہے۔"

مَاٰبٌ (مَفْعَلٌ کے وزن پر اسم الظرف) : واپس ہونے کی جگہ' ٹھکانہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

اَوَّبَ (تفعیل) تَاْوِیبًا : کسی کے ساتھ واپس ہونا' کسی کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرنا' ہم قدمی کرنا' ہم نوائی کرنا۔

اَوِّبْ (فعل امر) : تو ہم نوائی کر۔ ﴿یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ﴾ (سبا: ۱۰) "اے پہاڑو! تم ہم نوائی کرو اس کے ساتھ۔"

ترکیب : "زُیِّنَ" کا نائب فاعل "حُبُّ الشَّهَوٰتِ" ہے۔ "مِنَ النِّسَاءِ" کا "مِنْ" بیانیہ ہے۔ "اَلْقَنَاطِیْرِ" کا مضاف "حُبُّ" محذوف ہے۔ "مِنَ الذَّهَبِ" کا "مِنْ" بھی بیانیہ ہے۔

ترجمہ:

زُیِّنَ : سجایا گیا
لِلنَّاسِ : لوگوں کے لیے
حُبُّ الشَّهَوٰتِ : آرزوؤں کی محبت کو
مِنَ النِّسَآءِ : جیسے عورتوں کی
وَالْبَنِیْنَ : اور بیٹوں کی
وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ : اور جمع کیے ہوئے ڈھیروں (کی محبت کو)
مِنَ الذَّهَبِ : جیسے سونے کی
وَالْفِضَّةِ : اور چاندی کی
وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ : اور نشان زدہ گھوڑوں کی
وَالْاَنْعَامِ : اور مویشیوں کی

© rasailojaraid.com

وَالۡحَرۡثِ : اور کھیتی کی ذٰلِكَ : یہ
مَتَاعُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا : دنیوی زندگی کا سامان ہے وَاللّٰهُ : اور اللہ
عِنۡدَهٗ : اس کے پاس ہی حُسۡنُ الۡمَاٰبِ : اچھا ٹھکانہ ہے

آیات ۱۵ تا ۱۷

﴿قُلۡ اَؤُنَبِّئُكُمۡ بِخَيۡرٍ مِّنۡ ذٰلِكُمۡ ؕ لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ
تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا وَاَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ
بَصِيۡرٌ ۢ بِالۡعِبَادِ ۞ اَلَّذِيۡنَ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ۞ اَلصّٰبِرِيۡنَ وَالصّٰدِقِيۡنَ وَالۡقٰنِتِيۡنَ وَالۡمُنۡفِقِيۡنَ وَالۡمُسۡتَغۡفِرِيۡنَ
بِالۡاَسۡحَارِ ۞﴾

ترکیب : ''بِخَيۡرٍ'' تفضیل بعض ہے۔ ''ذٰلِكُمۡ'' دراصل ''ذٰلِكَ'' ہے صرف واحد ضمیر ''كَ'' کے بجائے جمع کی ضمیر ''كُمۡ'' آئی ہے معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ''لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔ ''جَنّٰتٌ، اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ'' اور ''رِضۡوَانٌ'' مبتدأ مؤخر نکرہ ہیں۔ ''خٰلِدِيۡنَ'' حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

''اَلَّذِيۡنَ يَقُوۡلُوۡنَ'' گزشتہ آیت میں ''لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا'' کا بدل ہے۔ اسی طرح ''اَلصّٰبِرِيۡنَ'' سے ''اَلۡمُسۡتَغۡفِرِيۡنَ'' تک ''لِلَّذِيۡنَ'' کا بدل ہونے کی وجہ سے مجرور ہیں۔

ترجمہ:

قُلۡ : آپ کہیے اَؤُنَبِّئُكُمۡ : کیا میں خبر دوں تم لوگوں کو
بِخَيۡرٍ مِّنۡ ذٰلِكُمۡ : اس سے زیادہ بہتر (چیز) کی لِلَّذِيۡنَ : ان لوگوں کے لیے جنہوں نے
اتَّقَوۡا : تقویٰ اختیار کیا عِنۡدَ رَبِّهِمۡ : ان کے ربّ کے پاس
جَنّٰتٌ : ایسے باغات ہیں تَجۡرِىۡ : بہتی ہیں
مِنۡ تَحۡتِهَا : جن کے دامن میں الۡاَنۡهٰرُ : نہریں
خٰلِدِيۡنَ : ہمیشہ رہنے والے ہوتے ہوئے فِيۡهَا : ان میں

© rasailojaraid.com

وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ : اور پاک کیے ہوئے جوڑے ہیں — وَّرِضْوَانٌ : اور خوشنودی ہے

مِّنَ اللّٰهِ : اللہ (کی طرف) سے — وَاللّٰهُ : اور اللہ

بَصِيْرٌ : دیکھنے والا ہے — بِالْعِبَادِ : بندوں کو

اَلَّذِيْنَ : جولوگ — يَقُوْلُوْنَ : کہتے ہیں

رَبَّنَآ : اے ہمارے رب — اِنَّنَآ اٰمَنَّا : بے شک ہم ایمان لائے

فَاغْفِرْ : پس تو بخش دے — لَنَا : ہمارے لیے

ذُنُوْبَنَا : ہمارے گناہوں کو — وَ : اور

قِنَا : تو بچا ہم کو — عَذَابَ النَّارِ : آگ کے عذاب سے

اَلصّٰبِرِيْنَ : (جولوگ رہے) ثابت قدم رہنے والے — وَالصّٰدِقِيْنَ : اور سچ کرنے والے

وَالْقٰنِتِيْنَ : اور فرماں برداری کرنے والے — وَالْمُنْفِقِيْنَ : اور انفاق کرنے والے

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ : اور مغفرت مانگنے والے — بِالْاَسْحَارِ : سویرے سویرے

آیات ۱۸ ۱۹

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝﴾

ترکیب : ''شَهِدَ'' کے فاعل ''اَللّٰهُ'' ، ''اَلْمَلٰٓئِكَةُ'' اور ''اُولُوا الْعِلْمِ'' ہیں۔ ''اِلَّا هُوَ'' کا حال ہونے کی وجہ سے ''قَآئِمًا'' منصوب ہے۔ ''اِنَّ'' کا اسم ''اَلدِّيْنَ'' ہے اور ''اَلْاِسْلَامُ'' اس کی خبر ہے۔ ''بَغْيًا'' حال ہے۔

<u>ترجمہ:</u>

شَهِدَ : گواہی دی — اَللّٰهُ : اللہ نے

اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ : کہ کسی قسم کا کوئی الٰہ نہیں ہے — اِلَّا : سوائے

© rasailojaraid.com

هُوَ : اُس کے'

وَالْمَلٰٓئِكَةُ : اور فرشتوں نے

وَاُولُوا الْعِلْمِ : اور علم والوں نے'

قَآئِمًا : نگرانی کرنے والا ہوتے ہوئے

بِالْقِسْطِ : حق کی

لَآ اِلٰهَ : کسی قسم کا کوئی الٰہ نہیں ہے

اِلَّا : سوائے

هُوَ : اُس کے

الْعَزِيْزُ : جو بالا دست ہے

الْحَكِيْمُ : حکمت والا ہے

اِنَّ : یقیناً

الدِّيْنَ : دین

عِنْدَ اللّٰهِ : اللہ کے ہاں

الْاِسْلَامُ : اسلام ہی ہے

وَمَا اخْتَلَفَ : اور اختلاف نہیں کیا

الَّذِيْنَ : ان لوگوں نے جن کو

اُوْتُوا : دی گئی

الْكِتٰبَ : کتاب'

اِلَّا : مگر

مِنْ بَعْدِ مَا : اس کے بعد جو

جَآءَ : آیا

هُمُ : ان کے پاس

الْعِلْمُ : علم'

بَغْيًا : سرکشی کرتے ہوئے

بَيْنَهُمْ : آپس میں

وَمَنْ يَّكْفُرْ : اور جو انکار کرتا ہے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ : اللہ کی آیات کا

فَاِنَّ اللّٰهَ : تو یقیناً اللہ

سَرِيْعُ الْحِسَابِ : حساب لینے میں تیز ہے

نوٹ : عدل اور قسط کا ترجمہ انصاف کیا جاتا ہے جو کہ درست ہے۔ لیکن ان تینوں الفاظ کے بنیادی مفہوم میں جو فرق ہے وہ ذہن میں واضح ہونا چاہیے۔

مادہ ''ن ص ف'' سے بابِ افعال کا مصدر ہے ''اِنْصَافٌ''۔ اس کا بنیادی مفہوم ہے آدھا کرنا۔ کسی چیز کو برابر یعنی مساوی حصوں میں تقسیم کرنا۔ عدل کا بنیادی مفہوم ہے کسی چیز کو وزن یا رتبہ کے لحاظ سے کسی دوسری چیز کے برابر کرنا یعنی ہم پلہ کرنا۔ اس طرح عدل میں بدلہ دینے کا مفہوم پیدا ہوتا ہے' یعنی کسی چیز کے عوض اس کے ہم پلہ کوئی دوسری چیز دینا۔ جبکہ قسط میں بنیادی مفہوم ہے کسی چیز کا کسی کے حق کے مطابق ہونا۔ اب ایک مثال کی مدد سے اس کو مزید سمجھ لیں۔

اکبر ایک مزدور ہے اور اس کے زیر کفالت دس افراد ہیں۔ اصغر بھی ایک مزدور ہے اور

© rasailojaraid.com

اس کے زیر کفالت پانچ افراد ہیں۔ میرے پاس پندرہ سو روپے زکوٰۃ ہے جو میں دونوں میں ۵۰۔۷۵۰ ۷۵ تقسیم کر دیتا ہوں۔ یہ مساوات ہے' انصاف ہے' لیکن اقساط نہیں ہے۔ اگر میں ایک ہزار اکبر کو اور پانچ سو اصغر کو دوں تو یہ مساوات یا انصاف تو نہیں ہے لیکن اقساط ہے۔

اب ایک عام قاری کے لیے تو خیر ہے ہی لیکن ''اسلامی سوشلزم'' کے علمبرداروں کے لیے یہ ایک خصوصی لمحۂ فکریہ ہے کہ قرآن مجید میں عدل اور قسط کے الفاظ تو استعمال ہوئے ہیں' ثلاثی مجرد سے لفظ ''نِصۡفٌ'' (آدھا) بھی آیا ہے' لیکن پورے قرآن مجید میں کسی ایک جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے انصاف کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ ﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ﴾ ''تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟'' (النساء:۸۲)

قسط کا مفہوم اگر سمجھ میں آ گیا ہے تو اب آیت زیر مطالعہ میں ''قَآئِمًا بِالۡقِسۡطِ'' کا مفہوم ذہن میں واضح کر لیں کہ اللہ تعالیٰ قسط کی نگرانی کرنے والا ہے۔ اور اس سے بہتر کون جان سکتا ہے کہ کس کا کس وقت کیا حق ہے!

آیات ۲۰ تا ۲۲

﴿فَاِنۡ حَآجُّوۡكَ فَقُلۡ اَسۡلَمۡتُ وَجۡهِیَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلۡ لِّلَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ وَالۡاُمِّیّٖنَ ءَاَسۡلَمۡتُمۡ ؕ فَاِنۡ اَسۡلَمُوۡا فَقَدِ اهۡتَدَوۡا ۚ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَیۡكَ الۡبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ﴿۲۰﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَكۡفُرُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقۡتُلُوۡنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیۡرِ حَقٍّ ۙ وَّیَقۡتُلُوۡنَ الَّذِیۡنَ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡقِسۡطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ﴿۲۲﴾﴾

ترکیب: ''وَمَنِ اتَّبَعَنِ'' میں ''مَنۡ'' کا عطف ہے ''اَسۡلَمۡتُ'' پر اور فاعل ثانی ہے۔ ''اتَّبَعَنِ'' میں نون کی جر بتا رہی ہے کہ یہاں یائے متکلم محذوف ہے۔ ''قُلۡ'' کا ایک مفعول ''لِلَّذِیۡنَ'' ہے اور دوسرا مفعول ''الۡاُمِّیّٖنَ'' ہے جو کہ ''لِلَّذِیۡنَ'' کی ''لِ'' پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ''الۡبَلٰغُ'' مبتدأ مؤخر ہے۔

ترجمہ:

فَاِنۡ : پھر اگر — حَآجُّوۡكَ : وہ لوگ دلیل بازی کریں آپ سے

© rasailojaraid.com

com

فَقُلْ :تو آپ کہہ دیں

وَجْهِيَ :اپنے چہرے کو

وَمَنِ :اوراس نے جس نے

وَقُلْ :اورآپ کہہ دیں

اُوْتُوا :دی گئی

وَالْاُمِّيّنَ :اوران پڑھ لوگوں سے

اَسْلَمْتُمْ :تم لوگوں نے فرماں برداری قبول کی

اَسْلَمُوْا :وہ لوگ فرماں برداری قبول کرلیں

وَاِنْ :اوراگر

فَاِنَّمَا :تو کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

الْبَلٰغُ :پہنچادینا

بَصِيْرٌ :دیکھنے والا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ : بے شک وہ لوگ جو

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ : اللہ کی آیات کا

النَّبِيّنَ : نبیوں کو

وَيَقْتُلُوْنَ :اوروہ لوگ قتل کرتے ہیں

يَاْمُرُوْنَ :ترغیب دیتے ہیں

مِنَ النَّاسِ :لوگوں میں سے

هُم :ان کو

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ :یہ وہ لوگ ہیں

اَعْمَالُهُمْ :جن کے اعمال

وَالْاٰخِرَةِ :اورآخرت میں

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ : کوئی بھی مدد کرنے والا

اَسْلَمْتُ :میں نے فرماں بردار کیا

لِلّٰهِ :اللہ کا

اتَّبَعَنِ :میری پیروی کی

لِّلَّذِيْنَ :ان سے جن کو

الْكِتٰبَ :کتاب

ءَ :کیا

فَاِنْ :پھراگر

فَقَدِ اهْتَدَوْا :تو انہوں نے ہدایت پالی

تَوَلَّوْا :وہ لوگ بے رخی کریں

عَلَيْكَ :آپ پر ہے

وَاللّٰهُ :اوراللہ

بِالْعِبَادِ :بندوں کو

يَكْفُرُوْنَ :انکار کرتے ہیں

وَيَقْتُلُوْنَ :اورقتل کرتے ہیں

بِغَيْرِ حَقٍّ : کسی حق کے بغیر

الَّذِيْنَ :ان لوگوں کو جو

بِالْقِسْطِ :حق کے مطابق ہونے کی

فَبَشِّرْ :تو آپ بشارت دے دیجیے

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ :ایک دردناک عذاب کی

حَبِطَتْ :اکارت ہوئے

فِي الدُّنْيَا :دنیا میں

وَمَا لَهُمْ :اوراُن کے لیے نہیں ہے

om

© rasailojaraid.com

آیات ۲۳ تا ۲۵

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یُدْعَوْنَ اِلٰی کِتٰبِ اللّٰہِ لِیَحْکُمَ
بَیْنَھُمْ ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ وَھُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۲۳ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا
النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَّغَرَّھُمْ فِیْ دِیْنِھِمْ مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۲۴ فَکَیْفَ
اِذَا جَمَعْنٰھُمْ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ ۠ وَوُفِّیَتْ کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَھُمْ لَا
یُظْلَمُوْنَ ۲۵﴾

غ ر ر

غَرَّ (ن) غَرًّا : دھوکا دینا' فریب دینا۔ آیت زیر مطالعہ۔

غُرُوْرٌ (فُعُوْلٌ کے وزن پر جمع) : دھوکے۔ ﴿وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۱۸۵﴾ (آل عمران) ''اور نہیں ہے دُنیوی زندگی مگر فریبوں کا سامان۔''

غَرُوْرٌ (فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ) : بے انتہا دھوکا دینے والا۔ ﴿وَغَرَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ ۱۴﴾ (الحدید) ''اور تم کو دھوکا دیا اللہ کے بارے میں اس انتہائی دھوکے باز نے۔''

ف ر ی

فَرٰی (ض) فَرْیًا : (۱) کاٹنا' چیرنا۔ (۲) غلط یا بے بنیاد بات کہنا۔

فَرِیَ (س) فَرًی : دہشت زدہ ہونا' متحیر ہونا۔

فَرِیٌّ (فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت) : دہشت زدہ کرنے والی چیز' حیران کن۔ ﴿لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا ۲۷﴾ (مریم) ''بے شک تو آئی ہے ایک حیران کن چیز کے ساتھ۔''

اِفْتَرٰی (افتعال) اِفْتِرَاءً : اہتمام سے بے بنیاد بات کہنا' بات گھڑنا۔ ﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا﴾ (الانعام: ۲۱) ''اور کون اس سے زیادہ ظالم ہے جس نے گھڑا اللہ پر ایک جھوٹ؟''

مُفْتَرٍ (اسم الفاعل) : گھڑنے والا۔ ﴿اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ﴾ (النحل: ۱۰۱) ''کچھ نہیں سوائے اس کے کہ تو گھڑنے والا ہے۔''

مُفْتَرًی (اسم المفعول) : گھڑا ہوا۔ ﴿مَا ھٰذَآ اِلَّآ اِفْکٌ مُّفْتَرًی﴾ (سبا: ۴۳) ''یہ نہیں ہے مگر ایک گھڑا ہوا بہتان۔''

© rasailojaraid.com

com

ترکیب: ''لِیَحْکُمَ'' کا فاعل اس میں ''ھُوَ'' کی ضمیر ہے جو ''کِتٰبِ اللّٰہِ'' کے لیے ہے۔ ''ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ'' میں ''ذٰلِکَ'' کا اشارہ ''یَتَوَلّٰی'' اور ''مُعْرِضُوْنَ'' کی طرف ہے۔ ''اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ'' ظرف ہے۔ ''غَرَّ'' کے آگے ''ھُمْ'' ضمیر مفعولی ہے اور اس کا فاعل ''مَا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ'' ہے۔ ''وُفِّیَتْ'' کا نائب فاعل ''کُلُّ نَفْسٍ'' ہے اور مفعول ثانی ''مَا کَسَبَتْ'' ہے۔

ترجمہ:

اَلَمْ تَرَ : کیا تو نے غور ہی نہیں کیا	اِلَی الَّذِیْنَ : ان (کی حالت) کی طرف جن کو
اُوْتُوْا : دیا گیا	نَصِیْبًا : ایک حصہ
مِّنَ الْکِتٰبِ : کتاب سے	یُدْعَوْنَ : (جب) وہ لوگ بلائے جاتے ہیں
اِلٰی کِتٰبِ اللّٰہِ : اللہ کی کتاب کی طرف	لِیَحْکُمَ : تاکہ وہ فیصلہ کرے
بَیْنَھُمْ : ان کے مابین	ثُمَّ : پھر
یَتَوَلّٰی : بے رُخی کرتا ہے	فَرِیْقٌ : ایک فریق
مِّنْھُمْ : ان میں سے	وَھُمْ : اور وہ لوگ
مُّعْرِضُوْنَ : اعراض کرنے والے ہیں	ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ : یہ اس سبب سے کہ انہوں نے
قَالُوْا : کہا	لَنْ تَمَسَّنَا : ہرگز نہیں چھوئے گی ہم کو
النَّارُ : آگ	اِلَّآ : مگر
اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ : چند گنے ہوئے دن	وَّغَرَّ : اور دھوکا دیا
ھُمْ : ان کو	فِیْ دِیْنِھِمْ : ان کے دین میں
مَّا : اس نے جو	کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ : وہ لوگ گھڑا کرتے تھے
فَکَیْفَ : تو کیسا ہوگا	اِذَا : جب
جَمَعْنٰھُمْ : ہم جمع کریں گے ان کو	لِیَوْمٍ : ایک ایسے دن کے لیے
لَّا رَیْبَ : کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے	فِیْہِ : جس میں

om

© rasailojaraid.com

وَوُفِّيَتْ : اور پورا پورا دیا جائے گا — كُلُّ نَفْسٍ : ہر ایک جان کو

مَّا : وہ جو — كَسَبَتْ : اس نے کمایا

وَهُمْ : اور ان پر — لَا يُظْلَمُوْنَ : ظلم نہیں کیا جائے گا

نوٹ : لفظ ''يَفْتَرُوْنَ'' کے متعلق ایک بات نوٹ کر لیں۔ مادہ ''ف ر ی'' سے بابِ افتعال میں یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ اصلاً ''يَفْتَرِيُوْنَ'' تھا جو قاعدے کے مطابق تبدیل ہو کر ''يَفْتَرُوْنَ'' استعمال ہوتا ہے اور یہ قرآن مجید میں ۱۷ مقامات پر آیا ہے۔ جبکہ مادہ ''ف ت ر'' (ن) سے ثلاثی مجرد میں جمع مذکر غائب کا صیغہ ''يَفْتُرُوْنَ'' آتا ہے جس کے معنی ہیں تھکنا اور یہ قرآن مجید میں صرف ایک جگہ (الانبیاء:۲۰) آیا ہے۔ ان دونوں میں فرق ''تا'' کی فتحہ اور ضمہ سے کیا جاتا ہے۔ اس فرق کو ذہن نشین کر لیں۔

آیات ۲۶، ۲۷

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۖ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۖ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۖ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝﴾

<u>ن ز ع</u>

نَزَعَ (ض) نَزْعًا : کسی چیز میں سے کوئی چیز کھینچ لینا، چھین لینا، اکھاڑنا۔ ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ﴾ (الاعراف:۴۳) ''اور ہم نے کھینچا اس کو جو اُن کے سینوں میں تھی کوئی بھی کدورت۔''

نَازِعٌ (اسم الفاعل) : کھینچنے والا۔ ﴿وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝﴾ (النّٰزعٰت) ''قسم ہے کھینچنے والوں کی غوطہ لگا کر۔''

نَزَّاعٌ (فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ) : بار بار کھینچنے والا۔ ﴿نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝﴾ (المعارج) ''بار بار کھینچنے والی کھال کو۔''

نَازَعَ (مفاعلہ) نِزَاعًا : باہم جھگڑنا۔ ﴿فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ﴾ (الحج:۶۷) ''تو

© rasailojaraid.com

وہ لوگ ہرگز جھگڑا مت کریں آپؐ سے اس معاملہ میں۔''

تَنَازَعَ (تفاعل) تَنَازُعًا : باہم کھینچا تانی کرنا' اختلاف کرنا۔ ﴿فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ﴾ (طٰہٰ:٦٢) ''تو انہوں نے اختلاف کیا اپنے معاملہ میں آپس میں۔''

و ل ج

وَلَجَ (ض) وَلُوْجًا : کسی تنگ جگہ میں گھسنا' داخل ہونا۔ ﴿حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ﴾ (الاعراف:٤٠) ''یہاں تک کہ گھس جائے اونٹ سوئی کے ناکے میں۔''

وَلِيْجَةٌ : (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت ہے اور اس پر تائے مبالغہ ہے جیسے ''عَلَّامَةٌ'') : دل کا بھیدی' رازداں۔ ﴿وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ﴾ (التوبۃ:١٦) ''اور انہوں نے بنایا ہی نہیں اللہ کے سوا اور نہ اس کے رسول کے سوا اور نہ مؤمنوں کے سوا کوئی دل کا بھیدی۔''

اَوْلَجَ (افعال) اِيْلَاجًا : گھسانا' داخل کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ''اَللّٰهُمَّ'' میں لفظ ''اَللّٰهُ'' کے آگے حرفِ ندا ''مّ'' (میم مشدّد) ہے۔ ''مٰلِكَ'' کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ منادیٰ مضاف ہے اور ندائے ثانی ہے۔ ''مِمَّنْ'' دراصل ''مِنْ مَنْ'' ہے۔ ''اَلْخَيْرُ'' مبتدأ مؤخر ہے اور اس پر لامِ جنس ہے۔

ترجمہ:

قُلِ : آپؐ کہیے	اَللّٰهُمَّ : اے اللہ!
مٰلِكَ الْمُلْكِ : اے ملک کے مالک	تُؤْتِي : تو دیتا ہے
الْمُلْكَ : ملک	مَنْ : اس کو جسے
تَشَآءُ : تو چاہتا ہے	وَتَنْزِعُ : اور تو چھین لیتا ہے
الْمُلْكَ : ملک	مِمَّنْ : اس سے جس سے
تَشَآءُ : تو چاہتا ہے	وَتُعِزُّ : اور تو عزت دیتا ہے
مَنْ : اس کو جسے	تَشَآءُ : تو چاہتا ہے
وَتُذِلُّ : اور تو ذلت دیتا ہے	مَنْ : اس کو جسے
تَشَآءُ : تو چاہتا ہے	بِيَدِكَ : اور تیرے ہاتھ میں
الْخَيْرُ : کل خیر ہے	اِنَّكَ : یقیناً تو

© rasailojaraid.com

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ : ہر چیز پر
قَدِیْرٌ : قدرت رکھنے والا ہے

تُوْلِجُ : تو گھساتا ہے
الَّیْلَ : رات کو

فِی النَّھَارِ : دن میں
وَتُوْلِجُ : اور تو گھساتا ہے

النَّھَارَ : دن کو
فِی الَّیْلِ : رات میں

وَتُخْرِجُ : اور تو نکالتا ہے
الْحَیَّ : زندہ کو

مِنَ الْمَیِّتِ : مردہ سے
وَتُخْرِجُ : اور تو نکالتا ہے

الْمَیِّتَ : مردہ کو
مِنَ الْحَیِّ : زندہ سے

وَتَرْزُقُ : اور تو عطا کرتا ہے
مَنْ : اس کو جسے

تَشَآءُ : تو چاہتا ہے
بِغَیْرِ حِسَابٍ : کسی حساب کے بغیر

نوٹ (۱) : ترکیب میں بتایا گیا کہ ''اَللّٰھُمَّ'' میں حرفِ ندا میم مشدّد لگا ہے' یعنی یہ دراصل ''اَللّٰہُ مّ'' ہے۔ اس ضمن میں دو باتیں نوٹ کر لیں۔ اوّلاً یہ کہ حرف ''یا'' کی طرح میم مشدد (مّ) بھی ایک حرفِ ندا ہے۔ فرق یہ ہے کہ ''یا'' منادیٰ سے پہلے آتا ہے' جبکہ میم مشدد منادیٰ کے بعد آتا ہے۔ ثانیاً یہ کہ اسلام کے آغاز سے پہلے بھی عربی میں میم مشدد کا استعمال صرف اللہ تعالیٰ کو پکارنے کے لیے مخصوص تھا اور آج تک ہے۔

نوٹ (۲) : آیاتِ زیرِ مطالعہ میں ''بِیَدِکَ الْخَیْرُ'' کے الفاظ بہت توجہ طلب ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم سے کوئی چیز چھن جاتی ہے یا کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے جس میں ہم اپنی سبکی محسوس کرتے ہیں تو اس میں بھی ہمارے لیے کوئی بھلائی پوشیدہ ہوتی ہے۔ اگر کسی کی سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیسے ممکن ہے' تو اسے اس حقیقت پر غور کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کیسے رات کو دن میں اور دن کو رات میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اس کے لیے یہ بہت آسان ہے کہ کسی ایسی بات سے خیر برآمد کر دے جو ہماری محدود سمجھ کے مطابق نقصان دہ اور تکلیف دہ ہے۔ البتہ اس میں کچھ وقت لگتا ہے جیسے رات کو دن میں تبدیل ہونے میں لگتا ہے۔

اکثر و بیشتر ہم لوگ اپنی منفی سوچ اور غلط ردّعمل کی وجہ سے خود کو اس آنے والے خیر سے محروم کر لیتے ہیں۔ جن کا دل اس حقیقت پر مطمئن ہوتا ہے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اس کے ہاتھ میں کل خیر ہے' وہ لوگ وقت آنے پر اس کے خیر سے مستفید ہوتے ہیں۔

© rasailojaraid.com